بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عائلی مسائل کی وجہ دین سے دوری ہے، دینی تعلیمات سے عدم دلچسپی ہے اور لاعلمی ہے، اور دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 03 مارچ 2017ء کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتوں کے معاملات اور پھر رشتوں کے بعد عائلی مسائل یہ ایسے معاملات ہیں جو گھروں میں پریشانی اور بے چینی کا باعث بنتے ہیں۔ شادیوں کے بعد عائلی مسائل صرف خاوند بیوی کے لئے مسئلہ نہیں ہوتے بلکہ دونوں طرف کے والدین کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اگر اولاد ہو گئی ہے تو اولاد میں بھی بے چینی پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات اولاد اس وجہ سے دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بگڑ رہی ہوتی ہے اور ماں باپ اور خاندان کے لئے مزید پریشانیاں پیدا کرتی ہے۔ گویا پریشانیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایک طرف لڑکیوں کے رشتوں کا مسئلہ ہے، پڑھائی کا عذر بنا کر اصل عمر میں رشتے نہیں کئے جاتے اور جب رشتے ہو جائیں تو پھر Understanding نہ ہونے کا جواز بنا کر رشتوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں، اس میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں۔ **پھر بعض لڑکیوں کی یہ باتیں دیکھنے میں آئی ہیں کہ سہیلیاں غلط خیالات ان کے دلوں میں پیدا کرتی ہیں۔ پھر بعض دفعہ ماں باپ خود بھی لڑکیوں کو ایسی باتیں سکھاتے ہیں جس سے لڑکے لڑکی یا خاوند بیوی کا آپس کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے یا شکوک و شبہات ابھرنے لگتے ہیں** افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان سے یہاں رشتہ کروا کر آئی ہوئی لڑکیاں بھی جو مغربی ممالک میں آتی ہیں۔ یہاں آزادی کو دیکھ کر اس رنگ میں رنگین ہو کر پھر غلط مطالبے کرنا شروع کر دیتی ہیں بلکہ بعض دفعہ گھر بسانے سے پہلے ہی یہاں پہنچ کر رشتے توڑ دیتی ہیں اور یہ صورتحال صرف لڑکیوں کی نہیں ہے بلکہ لڑکوں کی نسبت لڑکیوں سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ اکثر لڑکے اور لڑکیاں بھی قول سدید سے کام نہیں لیتے، پورے حالات ایک دوسرے کو نہیں بتائے جاتے۔ پھر ماں باپ بعض دفعہ لڑکیوں پر زبردستی کر کے رشتے کروا دیتے ہیں کہ بعد میں ٹھیک ہو جائے گا حالانکہ رشتے تعلیمی فرق اور رہن سہن کی وجہ سے مطابقت نہیں رکھ رہے ہوتے۔ بہرحال چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں ہیں، ایک طرف کا سسرال ہے یا دوسری طرف کا، کسی پر بھی سو فیصد الزام نہیں ڈالا جا سکتا۔ بعض حالات میں لڑکے قصوروار ہوتے ہیں بعض حالات میں لڑکیاں قصوروار ہوتی ہیں۔ ماں باپ کی علیحدگی کے بعد جس کے پاس بھی بچے رہ رہے ہوں وہ نفسیاتی اور اخلاقی اور دوسری صلاحیتوں کے لحاظ سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ **پھر میاں بیوی کے معاملات میں لڑکی کے ماں باپ کی دخل اندازی ہے۔** پھر صحیح حالات نہ بتانے کی وجہ سے شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح لڑکیوں کے دلوں میں بعض باتیں لڑکے اور اس کے گھر والوں کے لئے ہوتی ہیں۔ لڑکیوں کو یہ بھی شکوہ ہے کہ لڑکے اپنی ذمہ داری شادی کی پوری نہیں کرتے۔ بہرحال شکووں کا یہ سلسلہ چلتا ہے اور دونوں طرف سے چلتا چلا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر ایک فقرے میں ان مختلف عمروں کے عائلی مسائل کی وجہ بیان کی جائے تو یہ ہے کہ **دین سے دوری ہے، دینی تعلیمات سے عدم دلچسپی ہے اور لاعلمی ہے، اور دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں رغبت ہے۔** پس اگر ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو اسلامی تعلیم کی روشنی میں کرنا ہو گا۔ ایک طرف ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں تو پھر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کریں جو ہمیں قرآن کریم میں احادیث نبوی ﷺ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں ملتا ہے۔ **ہم نے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔** یہ عہد ہم مختلف مواقع پر دہراتے ہیں لیکن جب اس پر عمل کا وقت آئے تو بھول جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر تو اچھے بھلے بظاہر دین کی خدمت کرنے والے اسے بھول رہے ہوتے ہیں حالانکہ شادی بیاہ اور رشتے کے لئے تو خاص ہدایت ہمیں آنحضرت ﷺ سے ملی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو رشتہ کی تلاش کے وقت ترجیحی بنیاد پر اپنے سامنے رکھنے کے لئے آپ نے فرمائی جس کی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ملتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **عورت سے چار وجوہات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، خاندان کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تم دیندار عورت کا انتخاب کرو خدا تمہارا بھلا کرے گا۔** اگر اس بات کو لڑکے بھی اور لڑکے کے گھر والے بھی سامنے رکھنے لگ جائیں تو لڑکیاں اور لڑکی کے گھر والے اپنی ترجیح جو ہے وہ دین کر لیں گے اور جب دین ترجیح ہو گی تو بہت سے شکوے اور تحفظات جو لڑکی اور لڑکے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں وہ دور ہو جائیں گے۔ **اور جو لڑکا دیندار لڑکی کی تلاش میں ہو گا اور دین مقدم کر رہا ہو گا اس کو اپنا عمل بھی دینی تعلیم کے مطابق ڈھالنا پڑے گا۔ اور جو دینی تعلیم پر عمل کر رہا ہو گا اس کے گھر میں بلاوجہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر فتنہ اور فساد نہیں پیدا ہو رہا ہو گا۔ اور نہ ہی لڑکے کے گھر والے لڑکی کے لئے مشکلات پیدا کرنے والے ہوں گے۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام شادی کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو اور پھر جب شادی ہو جائے صالح اولاد کیلئے دعا کرو جیسا کہ وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ **محصنین غیر مسافحین**، یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ“ سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں اور اسی غرض کے لئے کرنی چاہئے وہ کیا ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری دوسری حفظ صحت اور تیسری اولاد۔ پس اگر یہ باتیں پیش نظر رہیں تو رشتے طے

کرتے وقت مسائل نہ ہوں اور دنیاداری دیکھنے کی بجائے انسان پہلے دین دیکھے پھران باتوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے شادی کرے۔ پھر اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ رشتوں سے پہلے استخارہ کرلیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے رشتہ کے لئے خیر طلب کرو یا پھر یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر نہیں ہے اس رشتے میں تو اس میں روک پیدا فرمادے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بڑا ہی احسان فرمایا کہ ہم کو ایسی راہ بتائی ہے کہ ہم اگر اس پر عمل کریں تو انشاء اللہ نکاح ضرور سُکھ کا موجب ہو گا۔ فرمایا کہ سب سے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ نکاح غرض ذات الدین ہے یعنی دین کی تلاش کرنا ہے۔ حسن و جمال کی فریفتگی یا مال و دولت کا حصول یا محض اعلیٰ نسب اس کے محرکات نہ ہوں، پہلے نیت نیک ہو۔ پھر اس کا دوسرا کام یہ ہے کہ نکاح سے پہلے استخارہ کرو۔ پس اللہ تعالیٰ سے رشتے سے پہلے یہ دعا کرے کہ اگر اس میں میرے لیے تسکین ہے اور خیر ہے تو یہ رشتہ ہو جائے۔ اور شادی ہو جائے تو پھر شادی شدہ زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب گزرتی ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ شادی کے بعد شیطان حملے کرتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے کہ شادی ہمیشہ سکون اور محبت اور پیار سے گزرے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بعض گھروں میں اس لئے فساد اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے کہ لڑکی بیاہ کر جب رخصت ہوتی ہے تو خاوند کے پاس علیحدہ گھر نہیں ہوتا اور وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے۔ بعض حالات میں تو مجبوری ہوتی ہے کہ لڑکے کی اتنی آمد نہیں ہے کہ وہ علیحدہ گھر لے سکے یا لڑکا ابھی پڑھ رہا ہے تو مجبور ہے اور لڑکی کو بھی پتا ہونا چاہیے کہ لڑکے کی آمد یا مجبوری کی وجہ سے علیحدہ گھر لینا مشکل ہے اور کچھ عرصہ وہ سسرال میں گزارہ کرے۔ لیکن بعض لڑکے اپنی غیر ذمہ دارانہ طبیعت یا ماں باپ کے کہنے پر ان کے دباؤ پر ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں حالانکہ علیحدہ گھر لے سکتے ہیں۔ اسلام اس بارے میں کہتا ہے۔ یعنی " اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لولے لنگڑے پر حرج ہے نہ مریض پر نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے ماں باپ اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے " حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے بڑے خوبصورت انداز میں اس کی وضاحت فرمائی ہے فرمایا اس آیت میں ارشاد ہے کہ اگر گھر الگ الگ ہوں۔ ماں کا گھر الگ اولاد شادی شدہ کا گھر الگ۔ جب گھر الگ الگ ہوں گے تبھی تو کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ پس سوائے کسی مجبوری کے گھر الگ ہونے چاہئیں۔ گھروں کی علیحدگی سے جہاں ساس بہو اور نند بھابھی کے مسائل ختم ہوں گے وہاں لڑکے اور لڑکی کو اپنی ذمہ داری کا احساس بھی ہو گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عزیزو! تم دیکھو اگر تم اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہو تو تم اس کے ساتھ عمدہ سلوک ہی کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس میں عمدگی اور خوبی ڈال دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک بات حقیقت میں عمدہ ہو اور تم کو بری معلوم ہوتی ہو۔ پس جو خاوند جلد بازی کرتے ہیں بیویوں کو چھوڑنے میں یا حسن سلوک نہیں کرتے یا عورتوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے یا عورتوں کی بعض باتوں پر بُرا مناکر ان کے ساتھ غلط رویے رکھتے ہیں۔ یہ نصیحت ہے ان کے لئے کہ عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ پھر مردوں کی دوسری شادی یا دوسری شادی کی خواہش کی وجہ سے بہت سے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ گھروں میں لڑائی جھگڑا پڑا ہوا ہے۔ مردوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر دوسری شادی کی اسلام میں اجازت ہے تو بعض شرائط اور جائز ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں تفصیلی ہدایت فرمائی ہے۔ اسے سامنے رکھنا چاہئے آپ نے فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ خدا کا اصل منشاء یہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقویٰ کی تکمیل کے لئے اگر ضرورت حقہ پیش آوے تو اور بیوی کر لو۔ دوسری شادی کرنا بھی تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ پس یہ شادی جائز ہے۔ اور یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے ان سب کو جو دوسری شادیاں کرنے کی خواہش رکھتے ہیں کہ شادی تقویٰ کی بنیاد پر ہے یا نفسانی جذبات کی وجہ سے؟ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا پس جاننا چاہئے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ بیویاں کرتا ہے وہ مغز اسلام سے دور رہتا ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے عورتوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ اگر مرد جائز ضرورت سے شادی کرنا چاہے تو پھر شور نہیں مچانا چاہئے۔ لیکن آپ علیہ اسلام نے یہ بھی فرمایا کہ یہ تمہیں حق ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکل تمہارے پر نہ لائے، فرماتے ہیں کہ ہمارے اس زمانے میں بعض بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں وہ تعدد نکاح کے مسئلے کو نہایت بری نظر سے دیکھتی ہیں گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعداد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتیں جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض دفعہ لڑکیوں کو یہ طعنے بھی ملتے ہیں کہ جہیز تھوڑا ہے۔ اُن لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو لڑکیوں کو جذباتی تکلیف دیتے ہیں اور اسی طرح لڑکی والوں کے لئے بھی کہ جہیز حسب توفیق دیں۔ جتنی توفیق ہے ضرور دینا چاہئے لیکن بلاوجہ اپنے بوجھ پر نہیں ڈالنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو، مردوں کو عورتوں کو عقل اور توفیق دے کہ وہ اپنے عائلی مسائل اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق حل کرنے والے ہوں اور دنیاوی خواہشات کے بجائے دین مقدم ہو۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ ہمیشہ پیش نظر ہو۔ اسی طرح نئے رشتوں کے مسائل بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے کہ شادی بیاہ صرف دنیاوی اغراض کے لئے یا دنیاوی اغراض کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کو مقدم کرتے ہوئے آئندہ نسلوں کو دین کی راہوں پر چلنے والا بنانے کے لئے ہوں اور نیک نسلیں پیدا کرنے کے لئے ہوں تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ ہوں اور اسلام کی خدمت کرنیوالی ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی پھر اس طرح وارث بنیں ۔ آمین

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی